www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

○

صدر بھٹو کو روس جا کر مسٹر کوسیجن سے اور پاکستان میں بلا کر برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہیوم سے جو کچھ سننا پڑا ہے اس سے ہمیں بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ یہ دونوں لیڈر باتوں باتوں میں جس طرح بھارت اور نام نہاد بنگلہ دیش کی ثناخوانی کرتے رہے ہیں، وہ ان کے دشمنانہ اور غیر منصفانہ رویہ کی ایک بدترین مثال ہے ——— وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ط

ان تمام اور واضح تحقیر آمیز رویہ کے باوجود اگر صدر بھٹو نے ان کو مزید آزمانے کی کوشش کی تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ ——— سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است!

جب کسی فرد یا جماعت کی طرف سے احتجاج یا جلوس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ان کی جائز شکایت کو سننے یا اس کے ازالہ کرنے کی طرف توجہ کم دی جاتی ہے۔ زیادہ تر جوابی کارروائی پر زور صرف کیا جاتا ہے اور سب سے بڑا جو تیر چھوڑا جاتا ہے، یہ ہوتا ہے کہ:

"یہ فلاں شخص یا جماعت کی سازش کا نتیجہ ہے اور وہی پس پردہ یہ ڈور ہلا رہی ہے"

اور یہ وہ بے بنیاد اور لاحاصل الزام ہے جواب اپنا وزن اور اپنی سنسنی خیزی کھو چکا ہے۔ اس سے سنورنے کے بجائے ایک اور جوابی کشمکش کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو شیطان کی آنت سے زیادہ طویل اور منحوس ترین ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ اب اس قسم کی الزام تراشی اور جوابی کارروائی کے مزید تجربات کرنے کے بجائے شکایات کو سننے، معاملہ کو سمجھنے اور فراخدلانہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق کار اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کسی گتھی کو سلجھانا ہی صحیح طریق کار ہوتا ہے، اس کو وقار کا مسئلہ بنانا مزید مسائل کو جنم دینا ہے۔ اس لیے شاطرانہ چالیں چلنے سے پرہیز کیا جائے اور قائدانہ سنجیدگی کو ملحوظ رکھا جائے۔

رسوائے زمانہ ۳۵ء ایکٹ کی بنیاد پر پیپلز پارٹی نے اپنے اقتدار کے سفر کے آغاز کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ صرف دور رس نتائج کا حامل نہیں ہے، بلکہ تینوں (پیپلز، نیپ اور جمعیۃ) جماعتوں کی ذہنیت کے مضمرات کا غماز بھی ہے۔ خاص کر اس کے ذریعے خان لیاقت علی خاں کی "قرار دادِ مقاصد" کی نفی کر کے انہوں نے جو مثال قائم کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اب،

ع۔ تاثر یاسمے رود دیوار کچھ ————

کی منہ بولتی تصویر بن کر رہ جائے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ یہ لوگ کچھ ہوش کریں۔ اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُہُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ

لاہور شہر میں سمن آباد سے طاہرہ سجاد اور فرخ سجاد کا اغوا نہایت شرمناک سانحہ ہے۔ مگر اس کو یوں اچھالا گیا ہے، جیسے ملک میں یہ واقعہ صرف پہلی دفعہ پیش آیا ہے۔ حالانکہ اغوا کے یہ کیس اس ملک میں ایک معمول بن گئے ہیں بلکہ ان کے اندراب کوئی ندرت بھی نہیں رہی۔ جہاں کہیں اس قسم کی دھاندلی کے خلاف کبھی کوئی ہنگامہ برپا ہوا بھی ہے تو صرف اس لیے نہیں کہ اب انہوں نے حالات کی سنگینی کا احساس کیا ہے بلکہ بات صرف اتنی تھی کہ اب یار دوستوں کا کچھ موڈ ہی ایسا بن گیا تھا اس لیے گو ہم اس شرمناک جسارت کے خلاف اس منظم اور بروقت احتجاج کی قدر کرتے ہیں اس سے کسی ٹھوس اور دیر پا نتیجہ کی توقع عبث ہے۔ اس کے لیے تو وہ اسلامی غیرت، حمیت اور بصیرت درکار ہے جو لازوال حرارت پر مبنی ہو اور اتنی حساس ہو کہ جہاں کہیں اس کی پرچھائیاں آئیں، تڑپ جائے۔ وقتی اور ہنگامی قسم کی اس بے چلینی کو اگر کاروباری نوعیت کی بے چلینی نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تب بھی اس پر کامیاب بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ ہمیں یقین ہے کہ ملک میں جرائم کے کاروبار کا بازار سرد پڑ چکا ہوتا اور مجرم ضمیر کے لیے ممکن نہ ہوتا کہ وہ امن عامہ میں خلل ڈالے یا اسلامی قلب و نگاہ کی لطیف حسیات پر بوجھ بننے کا حوصلہ کر سکے۔ اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ) کا حاصل بھی یہی ہے کہ اسلامی اقدار اور اعمال سے تعلق وقتی نہ ہو، ٹھوس ہو۔ جذباتی نہ ہو، حقیقی ہو، جزوی نہ ہو، ہمہ گیر ہو۔ کاروباری نہ ہو، جذبۂ تعمیل کا حاصل اور بینا اور غیور قلب و نگاہ کی امنگوں کا ترجمان ہو۔ اس طرز حیات اور یقینِ محکم کے بغیر وہ "درِ نایاب" ہاتھ نہیں آتا جو ہم کو مطلوب ہے۔

اس کے علاوہ اس اغوار کے سلسلہ میں کچھ لوگوں کے دلوں میں ناگفتہ بہ شکوک و شبہات بھی ہیں، ان کا ازالہ بھی ضروری ہے اور حکومت کو چاہیئے کہ اب اسلامی زندگی کے احیاء اور استحکام کے لیے سنجیدہ کوشش کرے جس کے بعد نہ کسی بچے اور خاتون کے اغوار کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ ہی قوم اور ملک کے اغوار ہو جانے کے امکانات باقی رہ سکتے ہیں۔ ملک پر جو بھی آفت آئی ہے، وہ اسی بے یقینی اور اسلام سے بے تعلقی کا نتیجہ ہے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مجیب اغوار ہوتا، مشرقی پاکستان کو پاؤں لگتے اور ہمیں چھوڑ کر کسی مکار اور دغا باز دشمن کے سامنے بھاگ اٹھنے کی سوچتا۔

بلوغ المرام مترجم اردو بين السطور

ترجمہ و حواشی: ——— مولانا عبد التواب صاحب محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ کاغذ، عمدہ طباعت، نفیس جلد، سہ رنگا ڈسٹ کور، نہایت خوبصورت قیمت ۱۸ روپے ڈاک خرچ ۲ روپے، کل ۲۰ روپے۔ جلدی آرڈر بھجوایئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

نوٹ: پیشگی ۲۰ روپے ارسال کرنے والے کو ۷ روپیہ کی کتابیں مفت ارسال کی جائیں گی۔

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ